کورونا۔ سارک کو فعال کرنے کا سبب بن سکتا ہے

خطّے میں تعاون میں کمی کورونا سے بڑا وائرس

"نثار میمن دردمند پاکستانی ہیں۔ انسانیت کے احساس سے سرشار۔ کورونا کی وبا کو ایک سنجیدہ موقع گردانتے ہوئے وہ سارک تنظیم کو فعال کرنے کا مشورہ دے رہے ہیں۔ سارے ممالک اس وبا کا شکار ہیں۔ اس مشترکہ دشمن سے نمٹنے کے لیے تعاون کا آغاز ان ممالک کے ڈاکٹروں کی تنظیمیں متحدہ کوششوں سے کرسکتی ہیں۔ اب لاک ڈاؤن نے یہ مسئلہ بھی حل کردیا ہے کہ اجلاس کی میزبانی کون کرے۔ دنیا میں دوسری ساری علاقائی تنظیمیں بہت فعال رہی ہیں۔ اپنے اپنے علاقے میں اقتصادی ترقی کا سرچشمہ بھی بنی ہیں۔ لیکن سارک دو بڑے رکن ملکوں بھارت اور پاکستان میں سیکورٹی کے مسئلے پر مسلسل کشاکش کے باعث نتیجہ خیز نہیں ہوسکا۔ نثار میمن صاحب کی تجویز بروقت ہے۔ پڑھئے اور اپنی رائے دیجئے۔"

☆ سابق وفاقی وزیر نثار میمن کی خصوصی تحریر

ہمارے خطے کی قدیم تہذیب ایک عالمی وباء کا شکار ہوگئی ہے۔ جس نے پوری دنیا کو حیرت اور خوف میں مبتلا کردیا ہے۔ کیا! اب وقت نہیں ہے کہ پرانی دشمنیوں کو دفن کریں اور موجودہ مشترکہ دشمن سے لڑنے کے لیے متحد ہوں اور مستقبل کی بنیاد مضبوط اور ٹھوس تعلقات پر رکھیں۔ جس کا جواب صرف ہاں ہوسکتا ہے۔
کوویڈ 19 سب سے پہلے چین میں منظر عام پر آیا۔ چین میں ہی رپورٹ کیا گیا۔ اور چین نے ہی اس پر قابو پالیا۔ انہوں نے یہ کیسے کیا؟ ان کی قیادت، صدر شی جنپنگ تعریف کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے مرکز، صوبوں، بلدیات میں انفارمیشن ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت کا استعمال کرتے ہوئے معتبر اعداد و شمار کے ساتھ موثر واضح حکمت عملی اختیار کی تاکہ آزمائش، تنہائی، سماجی فاصلے اور قرنطینہ کے ذریعے مزید جانوں کو بچایا جاسکے۔ اس وائرس کے خلاف جنگ میں انہوں نے ڈاکٹروں، پیرا میڈیکس اور معاون عملے کو ذاتی حفاظتی ساز و سامان مہیا کیا۔ اس کے نتیجے میں یہ "ابتدائی طبی فوج" شہریوں کی جانے بچانے کے لیے سائنسی طور پر اس وائرس کے خلاف روانہ ہوئی۔ زبردست!!! بدقسمتی سے، ہمارا پڑوسی ایران زائرین اور زیارات کی خاطر کوویڈ 19 کے باوجود سماجی فاصلے برقرار نہیں رکھ سکا۔ بھارت نے سخت اور انتہائی سخت لاک ڈاؤن کا اعلان کیا اور اپنے لوگوں کو بچایا۔ سری لنکا نے ابتدائی حفظان صحت اور احتیاطی تدابیر اختیار کیں اور جزیرے کی قوم کو محفوظ رکھا۔ بنگلہ دیش نے جانیں بچانے کے لیے سخت اقدامات کیے۔ نیپال، بھوٹان، مالدیپ، افغانستان نے

جنوبی ایشیا میں باہمی اعتماد تمام تنازعات کی ویکسین

بھی جانیں بچانے کے لیے اچھی لڑائی لڑی۔ پاکستان کے پاس وبائی امراض کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے اقدامات کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ ساؤتھ ایشین ایسوسی ایشن برائے علاقائی تعاون (سارک) ممالک کی تنظیم جس کی تقریباً ایک اعشاریہ آٹھ ارب کی آبادی ہے۔
سارک نے گزشتہ ہفتے تک کوویڈ 19 ایک لاکھ بیس ہزار سے زیادہ اور 600 سے زیادہ اموات کے واقعات کی تصدیق کی ہے۔ عین اسی وقت تقریباً 1.1 بلین کی آبادی والے امریکہ اور یورپ نے کوویڈ 19 میں ایک اعشاریہ 6 ملین وائرس کا شکار اور ایک لاکھ 20 ہزار سے زیادہ اموات کے واقعات کی تصدیق کی ہے۔ سارک کا تناسب امریکہ اور یورپ سے کم تھا۔ سائنس دانوں اور سماجی محققین

کے پاس ابھی تک جو معقول جواب سامنے آئے ہیں کہ آخر اتنا بڑا فرق کیوں ہے؟ درجہ حرارت، معاشرتی فاصلے اور موثر لاک ڈاؤن جیسی وجوہ درست نہیں ہیں۔ دیہی افقی پھیلاؤ، ناقص غذا اور کثافت زدہ ماحول کے ساتھ ماحولیاتی آلودگی نے ہمارے جسم میں قوت مدافعت پیدا کرلی ہے۔ لیکن ابھی تک قطعی طور پر کچھ نہیں کہا گیا۔ سارک کی بنیاد 1985ء میں اقتصادی ترقی، علاقائی انضمام، ترقی اور علاقائی مکالمے کو فروغ دینے کے لیے رکھی گئی تھی۔ لیکن بدقسمتی سے تعاون کی کمی کی وجہ سے یہ تنظیم موثر نہ ہوسکی۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ تعاون میں کمی کوویڈ 19 سے بدترین وائرس ہے۔ کیونکہ اس تنظیم کی عمر 35 سال ہے۔ اس کے باوجود یہ تنظیم مقاصد حاصل نہیں کرسکی ہے۔ افغانستان میں وسطی ایشیا کا انسانی آبادیوں کا داخلی راستہ مشرق وسطیٰ کے دور کا ہے۔ بنگلہ دیش کا کس بازار میں دنیا کا سب سے لمبا قدرتی ریتیلا ساحل سمندر موجود ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے سندر بن جنگل میں بنگالی ٹائیگرز پائے جاتے ہیں۔ بھوٹان میں ایک بدھ مت بادشاہت ہے۔ جس میں صاف ستھرا ماحول ہے۔ جس کے باعث یہ ایشیا میں پہلے نمبر پر ہے۔ ہندوستان، جہاں 9 ہزار سال پہلے زندگی آباد ہوئی۔ جہاں مختلف مذاہب کے ساتھ ہندو مذہب۔ بدھ مت۔ عیسائیت۔ اسلام۔ یہودیت۔ زرتشت پسندی اور سکھ مذاہب ابھرے۔ مالدیپ بحر ہند میں 1192 جزیروں پر مشتمل ایک قوم ہے۔ جو خط استوا کے پار پھیلا ہوا ہے اور سیاحوں کی جنت ہے۔ سری لنکا بحر ہند میں ایک جزیرے کا ملک ہے۔ جس کے چائے کے باغات ایک بھرپور ورثہ ہیں۔ قدیم تاریخ کے حامل پاکستان میں مہر گڑھ کا قدیم مقام ہے۔ جبکہ کانسی ایج انڈس ویلی تہذیب جس میں 5000 سال پرانا موئن جودڑو آباد ہے۔

اس خطے نے موجودہ دشمن کوویڈ 19 کو حکمت علی کے مطابق، انفرادی سطح پر برداشت کیا۔ اگر ان ممالک میں اتحاد پیدا کیا جائے تو یہ اجتماعی دانش سے اس دشمن وائرس کو شکست دے سکتے ہیں۔ اجتماعی حکمت اور مشترکہ کاوشیں زیادہ نفع

سارک ملکوں کے ڈاکٹر باہمی تعاون کا آن لائن آغاز کریں

آور ثابت ہوسکتی ہیں۔ آج وقت ہے کوویڈ 19 کی روک تھام اور علاج کے لیے ویکسن، دوائیں تیار کرنے کے لیے متحد ہوجائیں۔ ہمارے پاس سائنس اور قدیم حکمت ہے جس میں طب اور طبّی معیار کے یونانی جڑی بوٹیوں سے متعلق علم موجود ہے۔

جڑی بوٹیوں سے میڈیسن کے حصول کا پورا نظام موجود ہے۔ جو درآمدی مہنگی دوائیوں کے مقابلے میں انتہائی سستی ہیں۔ ایک بار جب کوویڈ 19 کے خلاف تعاون کریں گے تو اس خطے میں اعتماد کی فضا پیدا ہوگی۔ خطے کے ممالک کے مابین اعتماد اور تعاون تمام تنازعات کی ویکسین ہے۔ یہ کوئی کھیل نہیں، بلکہ سائنس اور ٹیکنالوجی ہے۔ اس ضمن میں کھیلوں کا جذبہ مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔ لیکن اس

لاک ڈاؤن نے میزبانی پر تنازع بھی ختم کردیا

کے قواعد مکمل طور پر مختلف ہیں۔ جنہیں حکومت کرنے کے لیے سیکھنا ضروری ہے۔ ورنہ تباہی ان لوگوں کی منتظر ہے۔ جو مغرور ہیں اور سوچتے ہیں کہ وہ سب جانتے ہیں! تو، کیوں

ہم وقت اور وسائل کو بچانے کے لیے مشترکہ طور پر اس کی کوشش نہیں کررہے ہیں۔ جو اب سیکورٹی اور سلامتی کے تصورات ہیں۔ سارک کے دو بڑے ممالک یعنی ہندوستان اور پاکستان خود مختاری کے تحفظ کے لیے سیکورٹی پر بہت زیادہ بجٹ خرچ کرتے ہیں۔ کیا آج کوویڈ 19 کے بعد کسی نے حقیقی دشمن پر قابو پانے کے لیے باہمی تعاون کا سوچا ہے۔ کہ خطے میں امن قائم کیا جائے۔ دوستی کو فروغ دیا جائے۔ دشمنی کو ختم کیا جائے۔ کیونکہ یہ خطہ مزید محاذ آرائی کا متحمل نہیں ہوسکتا ہے۔ غربت اور جہالت کے علاوہ اس خطے کا بڑا دشمن کوئی نہیں ہے۔ کیا! ہم نے اس کے خاتمے کا سوچا ہے کہ اب مزید محاذ آرائی نہیں تعاون ہونا چاہئے۔ کیا ہم یہ کرسکتے ہیں۔ بالکل، ہم اجتماعی دانشمندی کے ساتھ اس کو کرسکتے ہیں۔ ہم اجتماعی دانش سے کیسے چل سکتے ہیں؟ اس کا واضح جواب علاقائی اتحاد کو مضبوط بنانا ہوگا۔ کونسا؟ سارک؟ اگر ہم شمال کی طرف جائیں تو، ایس سی او ہے۔ اگر ہم مشرق کی طرف جاتے ہیں تو ایسیان ہے۔ ہم اپنی توانائیاں اِدھر اُدھر منتشر نہ کرتے بلکہ سارک پر توجہ مرکوز کرتے۔ جو حالانکہ اپنی ماضی کی کارکردگی کی وجہ سے، بہت سوں کو امید نہیں دلاتی ہے۔ پُر جوش نہیں کرتی ہے۔ یہ سوال ابھرتا ہے کہ پھر اس کی بات کیوں کی جائے؟ اس لیے کہ اس وبائی امراض کے دوران سارک کی تنظیم ایک امید موہوم کے طور پر سامنے آئی ہے ایسا لگتا ہے کہ آگے بڑھنے کے راستے میں سارک کو بچانے کا موقع ملتا ہے اور اگر اب ہو تو مشترکہ چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لیے اجتماعی حکمت عملی کے ساتھ اس کا علاج کیا جاسکتا ہے۔ ڈاکٹر تنہا کچھ نہیں کرسکتے۔ اگر ان ممالک کی قیادت اکٹھی نہیں ہوتی، سر جوڑ کر نہیں بیٹھتی۔ تاہم ڈاکٹروں کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اگر ڈاکٹر سیاست سے بالاتر ہوکر، علاقائی سطح پر متحد ہوکر، اپنے لوگوں کے لیے کام کرتے ہیں تو وہ خطے کے لیے کئی گنا زیادہ مفید ثابت ہوسکتے ہیں۔ یہاں یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ وہ عشروں کے تعصبات اور تصادم سے بالاتر کیسے ہوسکتے ہیں؟ جس کا پُر امید جواب یہ ہے کہ سب سے پہلے خطے کے مشترکہ چیلنجوں کی ایک فہرست ترتیب دی جائے پھر ان مشترکہ چیلنجوں کی نشاندہی کی جائے جس کی طرف پہلے توجہ دی جاچکی ہے۔ ان میں سے انتخاب کرکے پھر ان پر حل جل کے توجہ دی جائے۔ چیلنجز محدود ہیں۔ ان میں سے ایک، ایک کا ترجیحی بنیادوں پر انتخاب کرکے توجہ دی جاسکتی ہے۔ یہ کوئی زیادہ مشکل نہیں ہے۔ لاک ڈاون نے اس حوالے سے میزبان ملک کے انتخاب کا مسئلہ بھی حل کردیا ہے۔ اس ضمن میں ٹیکنالوجی پر مبنی آن لائن اجلاس بلایا جائے اور یہ اجلاس اس ملک کے ذریعے بلایا جائے۔ جہاں ابھی تک کرونا وائرس کے ذریعے کوئی موت واقع نہیں ہوئی ہے۔ عام آدمی جس نے کئی دہائیوں کا سفر کیا ہے۔ وہ آنے والی نسل کو امن اور خوشحال دیکھنا چاہتا ہے۔ وہ سارک کے ہر ملک کی قیادت سے اس سوچ کے عمل میں شامل ہونے کی اپیل کرتا ہے۔ ❁